ص ۴۳۰ - ۴۳۴ - نیل الاوطار ج ۷ ص ۲۷۱ - ۲۷۲ - تلخیص الحبیر ج ۴ ص ۵۶ - بدائع ج ۷ ص ۳۳ - ۳۷ - ہدایہ ج ۲ ص ۴۹۳ - ۴۹۶ - قاضیخاں ج ۴ ص ۴۷۱ - ۴۷۳ - الاشباہ والنظائر لابن نجیم ص ۱۶۴ - ۱۶۵ - عالمگیری ج ۲ ص ۳۳۰ - ۳۳۱ -

۳۵ بخاری حدیث ۱۰۴۳ - المغنی ج ۱۰ ص ۱۵۸ - ۱۶۰ - المقدسی ج ۱۰ ص ۱۸۴ - ۱۸۵ کنز کتاب الحدود - بدائع ج ۷ ص ۳۴ ہدایہ ج ۲ ص ۴۹۹ - قاضیخاں ج ۴ ص ۴۷۳ - عالمگیری ج ۲ ص ۳۳۲ - مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہوں بیہقی ج ۸ ص ۲۳۵ - ۲۳۶ - المؤطا للامام محمد مع التعلیق الممجد باب الاستکراہ فی الزنا - اختلاف ج ۱ ص ۱۴۵ اور عالمگیری ج ۲ کتاب الحدود الباب الثالث - ولکن لا یباح الزنا عند الاکراہ وغلبۃ الشبق کما فی البدائع ج ۷ ص ۳۴ -

۳۷ المغنی ج ۱۰ ص ۱۶۹ - ۱۷۰ - بدائع ج ۷ ص ۵۱ - قاضیخاں ج ۴ ص ۴۷۵ - عالمگیری ج ۲ ص ۳۳۱ - المقدسی ج ۱۰ ص ۲۰۱ وفیہ " لا نعلم فیہ خلافاً وبہ قال الشافعی وابو ثور واصحاب الرأی "

۳۸ شرح مسلم للنووی ج ۲ ص ۷۰ - المغنی ج ۱۰ ص ۱۹۷ وفیہ " قال ابن المنذر أجمع علی ھذا کل من نحفظ عنہ من أھل العلم منھم عطاء والزھری ومالک وابوحنیفۃ وأحمد واسحاق وأبو ثور وأبو یوسف وھو مذھب الشافعی "

۳۹ احکام ج ۱ ص ۱۵۰ - المدونۃ ج ۴ ص ۳۹۷ - اختلاف ج ۱ ص ۱۳۷ - ۱۳۸ - قاضیخاں ج ۴ ص ۴۷۸ - ۴۷۹ - ہدایہ ج ۲ ص ۴۹۲ - مغنی المحتاج للشربینی ج ۴ ص ۱۴۶ وکذا فی المغنی ج ۱۰ ص ۱۲۴ - ۱۲۶ والمقدسی ج ۱۰ ص ۱۵۷ اور دونوں نے تائید میں عمر، عثمان، ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور النخعی، الزھری، الاوزاعی، مالک، شافعی، ابو ثور، اصحاب الرأی، ابو اسحاق الجوزجانی اور ابوبکر الاثرم رحمہم اللہ تعالیٰ کے نام لیے ہیں۔ وفی بدایۃ المجتہد " قال الجمھور لا جلد علی من وجب علیہ الرجم وقال الحسن البصری واسحق

وأحمد و داؤد الزانی المحصن یجلد ثم یرجم" ج ۲ ص ۳۶۳۔ تقابلی بحث کے لیے دیکھیے المظہری ج ۶ ص ۴۲۴۔ ۴۲۶ اور نیل الاوطار ج ۷ ص ۲۵۵۔ ۲۵۶۔

۴۰ه اختلافی اور تفصیلی بحث کے لیے ملاحظہ ہوں: احکام ج ۱ ص ۱۵۰۔ غرائب القرآن للنقی ج ۱۸ ص ۴۰۔۴۲۔ المظہری ج ۶ ص ۴۱۷۔۴۲۲۔ بیہقی ج ۸ ص ۲۲۱۔۲۲۳۔ نیل الاوطار ج ۷ ص ۲۵۲۔۲۵۴۔ تلخیص ج ۴ ص ۶۰۔۶۱۔ ترمذی ج ۱ ص ۱۷۳۔ اختلاف ج ۱ ص ۱۳۷۔۱۳۸ کتاب الأم ج ۶ ص ۱۱۹۔۱۲۰۔ المغنی ج ۱۰ ص ۱۳۳۔ ۱۳۷۔ المقدسی ج ۱۰ ص ۱۶۵۔۱۶۹۔ مغنی المحتاج للشربینی ج ۴ ص ۱۴۷۔ ۱۴۹۔ بدایۃ المجتہد ج ۲ ص ۳۶۴۔۳۶۵۔ المیزان ج ۲ ص ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ہدایۃ ج ۲ ص ۴۹۲۔۴۹۳۔ اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "قلتُ اذا رای القاضی مسلماً یقع فی المعاصی لغلبۃ الشھوۃ مع الندم والاستحیاء یأمرہ بالغربۃ والسفر واما من لا یستحیی ولا یندم فنفیہ عن الارض حبسہ حتی یتوب واللہ اعلم" دیکھیے المظہری ج ۶ ص ۴۲۲۔

۴۱ه قاضیخاں ج ۴ ص ۴۸۱۔ عالمگیری ج ۶ ص ۳۲۹۔

۴۲ه ملخص از "فریب تمدن" بقلم محمد اکرام اللہ۔ اقبال پبلیکیشنز۔ امین آباد روڈ لکھنؤ۔ ۱۹۷۰ء۔ اور دوسری کتب نفسیات وسماجیات وطب۔

۴۳ه حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بھی فلسفۂ حدود پر بہت نفیس بحث کی ہے (ہمارا مقالہ دراصل اسی کا ناقص ضمیمہ ہے) چنانچہ ملاحظہ ہو حجۃ اللہ البالغۃ ج ۲ باب ۵۰، الحدود ص ۴۴۸۔ ۴۴۹۔

افلاطون، عینیت اور اقبال

ح۔ عالم صاحب ریسرچ اسکالر شعبۂ فلسفہ علیگڈھ یونیورسٹی

زندگی کی وسیع ترین حقیقتوں کا ادراک، فلسفہ کا پیش لفظ ہے۔ فلسفہ انسانی زندگی کی طرح اپنی طویل تاریخ کے دریچوں میں مقید ہے۔ مختلف دور، مختلف مکاتیب فکر، مختلف شخصیتیں اور اس کے احساسات و نظریات کا علم الجھا ہوا معمہ ہی تو ہے۔ کچھ شخصیتیں، کچھ نظریات، اور کچھ مکاتیب فکر ایسے ہیں کہ ان کے اثرات کو ایک خاص دور تک محدود نہیں کیا جاسکتا۔ ان کے اثرات صدیاں گزرنے کے بعد بھی اتنے اہم اور دوررس ہیں کہ لمحہ بھر کے لیے بھی آنکھ بند کر کے گزر جانا "سوچ کی گہری ندی" میں دراڑ پیدا کرسکتا ہے۔ ہزاروں شب و روز کا فاصلہ، سیاسی، سماجی، اقتصادی، تعلیمی اور فلسفیانہ مسائل میں طرفین کی سی دوریاں، لیکن پھر بھی اتنے گہرے اثرات؟

افلاطون اور اقبال دونوں متفکرین اپنے زمانے کے نمائندہ ہیں۔ دونوں میں صدیوں کے سیاسی، سماجی، تعلیمی، اقتصادی، مذہبی اور فلسفیانہ تحریکوں کا سنگم ہے۔ لیکن —— کیا دونوں میں کوئی تعلق بھی ہے؟!

افلاطون کی یہ بات شروع کریں تو فرینک تھلی کی یہ چند سطور شاید ہمارے لیے آسانی پیدا کریں۔

"With in the Framework of the Platonic System, we have a Combination and

Transformation of Teachings of the Leaders of greek thought. with the sophists plato agrees that knowledge — if knowledge be restricted to appearances — is impssible ; with the socrates, that genoaine knowledge is always by concepts; with Heraclitus, that the world is in constant changel Sensuous appearances and charactrized by change) with the Eleatics, that the realworld — for plato the world of Ideas — is unchan-gable; with the Atomists, that Being is manifold (Plato admits a pludality of Ideas); with the Eleatics, that is one (the form of the good in unity); with nearly all the Greek thinkers, that it is basically rational; with Anaxagoras that mind rules it and that mind is distinct from matter. His system is the mature fruit of the history of greeks philosophy down to his time." !

1A History of Philosophy — F. thilly.